26184 ـ وقف كرنےوالے شخص نے وقف ميں حرام شرط لگائى كيا ہم اس شرط كو پورا كريں ؟

سوال

ميں اس وقت يورپ ميں مقيم ہوں اور تعليم مكمل كرنے كے بعد اپنے ملك مغرب واپس جانے كى نيت ہے، وہاں ہمارا ايك گھر ہے جو ميرے والد كى ملكيت ہے، ميرا والد سرطان كا مريض ہے اور يہ بيمارى شدت اختيار كر چكى ہے، وہ محسوس كرتا ہے كہ اس كا آخرى وقت قريب آچكا ہے، وہ صدقہ جاريہ كرنا چاہتا ہے.
ميرا خاندان صوفى مكتب فكر سے تعلق ركھتا تھا، اورابھى تك بعض افراد صوفى مسلك سے منسلك ہيں، ميرے والد كا خيال ہے كہ جب لوگوں كو ہمارے گھر ميں صوفى طريقہ پر اللہ تعالى كا ذكر كرنے كى اجازت دى جائے تو اس سے اسے بہترى حاصل ہوتى ہے، اور وہ چاہتا ہے كہ ميں بھى اس سے وعدہ كروں كہ اس كى موت كے بعد اس كام كو جارى ركھوں گى.
ميں اپنے والد صاحب كو كيسے مطمئن كروں كہ يہ سب كچھ بدعات ميں شامل ہوتا ہے؟
اور اگر وہ مطمئن نہ ہو تو كيا ميرے ليے وعدہ خلافى كرنى جائز ہے، كہ ميں ان لوگوں كو اپنے گھر ميں آنے سے منع كر دوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اس ميں كوئى شك و شبہ نہيں كہ صدقہ جاريہ فوت شدہ شخص كے باقى رہنے والے اعمال صالحہ ميں شمار ہوتا ہے، اور مرنے كے بعد بھى اسے اس كا اجروثواب حاصل ہوتا رہتا ہے، اور اسى ليے شريعت اسلاميہ نے اس كى رغبت بھى دلائى ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب انسان مر جاتا ہے تو اس كے سارے اعمال اس سے منقطع ہو جاتے ہيں، صرف تين قسم كے اعمال ہيں جو جارى رہتے ہيں، صدقہ جاريہ، يا نفع مند علم، يا نيك اور صالح اولاد جو اس كے ليے دعا كرتى رہے"

صحيح مسلم شريف حديث نمبر (1631).

ليكن افسوس كا مقام ہے كہ شرعى صدقہ جاريہ كے اختيار ميں بعض اوقات انسان كو توفيق نہيں ہوتى كہ وہ ايسا كام اختيار كرے جس اجروثواب اس كى موت كے بعد بھى جارى رہے، ان غلط كاموں ميں بعض لوگ يہ كرتےہيں كہ

ایسی رباط اور عمارتیں بنا دیتے ہیں جہاں پر ذکر و اذکار کی محفلیں اس طریقہ پر سجائی جاتی ہیں جو طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، بلکہ ایسے طریقے اپنائے جاتے ہیں جو شریعت اسلامیہ سے متصادم ہوتے ہیں، اورتوحید کے اعتبار سے اس میں ایسے کلمات ادا کیے جاتے ہیں جو نواقص توحید ہوتے ہیں، جن میں اولیاء اللہ کے بارہ علم غیب کا دعوی کیا جاتا ہے، اور یہ اولیاء جہان میں حکمرانی کرتے ہیں، اور انبیاء علیہم السلام بھی (نعوذ باللہ) ان اولیاء کے تابع ہیں، (یعنی قطب اور ابدال وغیرہ کے)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مجمل طور پر یہ ہے کہ:

علماء کرام میں کوئی اختلاف نہیں کہ جس نے نماز، یا روزہ، یا قرات، یا غیری شرعی جہاد پر وقف کیا تو اس کا وقف صحیح نہیں ہو گا، بلکہ اسے اس عمل اور اس میں خرچ کرنے سے منع کیا جائے گا.

دیکھیں: مجموع فتاوی (31 / 37).

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

وقف صرف اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنےاور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری میں ہی کیا جا سکتا ہے، لھذا کسی درگاہ اور دربار اور قبر کے لیے وقف کرنا اور وہاں چراغ جلانا ان کی تعظیم کرنا، ان کے لیے نذرونیاز دینا، اور وہاں عرس اور میلے لگانا، اور ان میلوں و عرسوں میں شرکت کرنا، اور اللہ تعالی کے علاوہ ان درباروں اور قبروں کی عبادت کرنا، اور اللہ تعالی کے علاوہ بت بنا لینا، یہ سب کچھ غلط اور خلاف شریعت کام ہیں، جن میں اسلام کے آئمہ کرام اور ان کے پیرو کاروں میں سے کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا.

دیکھیں: زاد المعاد (3 / 507).

اب رہا کہ آپ کے والد کس طرح اور کونسے طریقہ سے مطمئن ہونگے، تو یہ ان کے حالات پر منحصر ہے، اور اس تصوف و صوفیت کے ساتھ وہ کس قدر مطمئن ہے، اور اس نے اسے کس قدر اپنے اندر سمیٹا ہوا ہے، اس کے پاس کیا دلائل ہیں، اور علم کتنا ہے.

ہم سوال کرنے والی بہن کو نصیحت کرتے ہیں کہ جب وہ اپنے والد سے بات چیت کرے تو ان سب امور جو اوپر بیان کیے گئے ہیں ان کا خیال رکھے، اور حتی الوسع نرم رویہ اختیار کرنے کی کوشش کرے، اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا کوئی قریبی تلاش کریں جس کے پاس کتاب وسنت کا علم ہو، جس کے ذریعہ آپ کے والد کو اس بدعتی وقف کو ترک کرنے پر مطمئن کیا جاسکے، اور اس کی وصیت بھی کی جائے.

اگر آپ اپنے والد کو اس وصیت اور بدعتی وقف ترک کرنے پر مطمئن کرنے کے لیے یہ سارے امکانات بروئے کار لائیں تو اس عورت کے لیے اس کی شرط پر موافقت کا اظہار کرنا جائز ہے، لیکن اسے پورا کرنا لازم نہیں، بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ والد کی وفات کے بعد اپنے گھر میں ایسا کام کرنے سے منع کرے، اور وفات سے قبل بھی اگر روکنے کی استطاعت ہو تو روکنا واجب ہے، کیونکہ جس نے بھی کوئی حرام شرط رکھی تو اس شرط کو پورا کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں، جو شرط بھی کتاب اللہ میں نہیں تو وہ شرط باطل ہے، اگرچہ وہ ایک سو شرطیں بھی کیوں نہ ہوں، اللہ تعالی کا فیصلہ حق ہے، اور اللہ تعالی کی شرط زیادہ پختہ ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2579) صحیح مسلم حدیث نمبر (1504)

واللہ اعلم .